Lesson No. 10
The Jewel of the World
دنیاکا نگینہ

Phillip K. Hitti

Words Meanings

Words	Synonyms	Urdu Meanings
Dynasty	Regime	دورِ حکومت
Accession	Succession	تخت نشینی
Signalised	Inplicated	علامت ہوتا
Ruthless	Merciless	ظالمانہ
Extermination	Ending	خاتمہ
Aquiline	Like an eagle	باز کی طرح تیز
Exceptional	Extraordinary	غیر معمولی
Escape	Run Away	بچ نکلنا
Dashed	Rush	تیزی سے
Heed	Pay attention	توجہ دینا
Assassination	Murder	قتل
Pursued	Chased	پیچھا کیا گیا
Spy	Secret Chaser	جاسوس
Strait		
Foe	Enemy	دشمن
Fervent	Emotional	جذباتی
Rejoinder	Quick Answer	فوری جواب
Subdue	Bring under power	زیر کرنا
Adversaries	Enemies	دشمن
Sermon	Religious Speech	خطبہ
Successor	Heir	جانشین
Contented	Satisfied	مطمئن

Realm	Expire, Kingdom	سلطنت
Consolidate	Stabilize	پکا کرنا
Domain	Dynasty, Realm	بادشاہت کا سلسلہ
Aqueduct	Channel	زیر زمین پر
Erect	Raise, Build	بلند کرنا۔ تعمیر کرنا
Imitation	Copy	نقل
Ancestor	Forefather	آباؤ اجداد
Exotic	Foreign	دوسرے ملک سے
Verses	Poems, Poetry	نظم۔ اشعار
Rival	As Equal Competitor	برابری کا مقابلہ
Cathedral	Church	چرچ
Arches	Archway	محرابیں
Envoy	Ambassador	سفیر
Monarch	Kingdom	سلطنت۔ بادشاہ
Inhabitant	Dweller	رہنے والا۔ باشندہ
Statue	Sculpture	مجسمہ
Score	Twenty	بیس کا گروپ
Suburb	Surrouncings	اردگرد
Excavated	Dug out	کھدائی
Treason	Rebellion, conspiracy	سازش۔ بغاوت
Brigandage	Robbery	لوٹ مار
Aristocracy	Elite Class	اعلیٰ افسران، بڑے لوگ
Suffice	Be enough	کافی
Sovereignty	Supreme Power	اقتدار
Accession	Take power	تخت پر بیٹھنا
Revolt	Rebellion	بغاوت
Illustrious	Famous	مشہور
Sagacity	Intelligence	دانش مندی
Proclaim	Announce, Claim	اعلان۔ دعویٰ کرنا

Complete Urdu Translation

مکمل اُردو ترجمہ

It was in 750 that the Umayyad dynasty in Damascus was overthrown by the Abbasid family; and accession of the Abbasids to the caliphate was signalized by a ruthless extermination of every member of the defeated house on whom the victors could lay their hands.

یہ 750ء کی بات ہے جب دمشق میں بنو عباس نے بنو امیہ کی بادشاہت کا تختہ الٹ دیا۔ بنو عباس کی تخت نشینی کی خاص بات یہ تھی کہ شکست خوردہ خاندان کا جو آدمی ان کے ہاتھ لگتا اس کا بے رحمی سے خاتمہ کرتا تھا۔

Among the very few who escaped was a youth of twenty, Abd-al-Rahman, a striking young man, tall, lean, with sharp, aquiline features and red hair - a youth of exceptional nerve and ability. It was he who made his way to Spain, fought his way to mastery, and kept in power there the Umayyad dynasty which was wiped out in the East.

ان چند لوگوں میں جو بچ نکلے۔ ایک بیس سالہ نوجوان عبدالرحمن بھی تھا۔ وہ ایک خوبصورت نوجوان، دراز قد، دبلا پتلا، تیز عقابی خصوصیات اور سرخ بالوں والا۔ غیر معمولی اعصاب اور صلاحیت کا مالک، اس نے سپین کی راہ لی۔ اور لڑتا ہوا بادشاہت تک پہنچا اور بنو امیہ کی حکمرانی کو زندہ رکھا جو مشرق میں ختم کردی گئی تھی۔

The story of his escape is dramatic. He was in a Bedouin camp on the left bank of the Euphrates River one day when horsemen carrying the black standards of the Abbasids suddenly appeared. With his thirteen-year old brother, Abd-al-Rahman dashed into the liver. The younger brother, evidently a poor swimmer, became frightened, heeded the reassurances shouted from the bank that he would be unharmed if he returned; and swam back. He was killed. The older boy kept on and gained the opposite bank.

اس کے بچ نکلنے کی کہانی بڑی ڈرامائی ہے۔ وہ ایک دن دریائے فرات کے کنارے بدوؤں کے ایک خیمے میں تھا۔ جب گھڑ سوار عباسیوں کے کالے جھنڈوں کے ساتھ اچانک نمودار ہوئے۔ اپنے تیرہ سال بھائی کے ساتھ عبدالرحمن دریا میں کود گیا۔ چھوٹا بھائی جو کہ واضح طور پر ایک اناڑی تیراک تھا، خوفزدہ ہو گیا۔ (اس نے) کنارے سے بار بار پکاری جانے والی یقین دہانیوں پر کان دھرے، کہ اگر وہ واپس آ جائے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ وہ کے واپس آ گیا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ بڑا بھائی تیرتا رہا اور دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچ گیا۔

Afoot, friendless and penniless, he set out south-westward, made his way after great hardships to Palestine, found one friend there and set off again toward the west. In North Africa he barely escaped assassination at the hands of the governor of the province. Wandering from, tribe-to-tribe, always pursued by the spies of the new dynasty, he finally reached Ceuta, five years later. He was a grandson of the tenth caliph of Damascus, and his maternal uncles were Berbers from the district of North Africa. They offered him refuge.

پیدل، بے یار و مددگار اور خالی جیب وہ جنوب مغرب جانب چل پڑا۔ بہت مشکلوں کے بعد فلسطین پہنچا۔ وہاں اسے ایک دوست مل گیا اور وہ دوبارہ مغرب کی جانب چل پڑا۔ شمالی افریقہ میں وہ صوبے کے گورنر کے ہاتھوں قتل ہونے سے بمشکل بچا۔ قبیلہ در قبیلہ بھٹکتے ہوئے، ہمیشہ نئے حکمرانوں کے جاسوس اس کا پیچھا کرتے رہے، پانچ سال بعد وہ سیوٹا (ایک بندرگاہ کا نام) پہنچا۔ وہ دمشق کے دسویں خلیفہ کا نواسہ تھا۔ اس کے ماموں بربر تھے جن کا تعلق شمالی افریقہ کے اسی ضلع سے تھا۔ انہوں نے اسے پناہ کی پیش کش کی۔ آبنائے (خشکی کے اندر تک سمندر کی ایک شاخ) سیوٹا کے اس پار، دمشق کے شاہی دستے سپین ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ ان کی طرف چلا گیا۔ اور انہوں نے اس کو اپنا لیڈر چن لیا۔

In the south of Spain, across the strait from Ceuta, were stationed Syrian troops from Damascus. He made his way to them and they accepted him as leader. One southern city after another opened its gates to him. It took him some years more to bring all of Spain to subjection, but he persisted. The Abbasid caliph in Baghdad appointed a governor of Spain to

contest his rule; two years later that caliph received a gift from Abd-al-Rahman: the head of his governor preserved in salt and camphor and wrapped in a black flag and in the letter of appointment. "Thanks are to Allah for having placed the sea between us and such a foal was the caliph's fervent rejoinder.

جنوبی سپین کے شہر ایک ایک کر کے اس کے لیے دروازے کھولتے چلے گئے۔ پورے سپین کو اپنے زیر کرنے میں اسے کچھ سال لگ گئے۔ مگر وہ ڈٹا رہا۔ بغداد میں عباسی خلیفہ نے اس کی حکومت کا مقابلہ کرنے کے لیے سپین کا ایک گورنر مقرر کیا۔ دو سال بعد اس خلیفہ کو عبدالرحمن کی طرف سے ایک تحفہ موصول ہوا: اس گورنر کا سر جس کو نمک اور کافور لگا کر محفوظ کیا گیا تھا اور کالے جھنڈے میں اس کی تقرری کا خط لپیٹا ہوا تھا۔ خلیفہ کا فوری طور پر جذباتی جواب یہ تھا: "شکر ہے خدا کا جس نے ہمارے اور ایسے دشمن کے درمیان سمندر رکھا ہوا ہے۔"

In the process of subduing his adversaries Abd-ral-Rahman developed a well-disciplined, high trained army of 40,000 or more Berbers. He knew how to keep their favour by generous pay. In 773, he discontinued the Friday sermon hitherto delivered in the name of the Abbasid caliph, but did not assume the caliph's title himself. He and his successors down to Abd-al-Rahman III contented themselves with the title "amir". Under Abd-al-Rahman I, Spain had thus been the first province to shake off the authority of the recognized caliph in Islam.

اپنے مخالفین کو زیر کرنے کے عمل میں عبدالرحمن کے چالیس ہزار یا اس سے زیادہ بربرز پر مشتمل ایک منظم اور اعلیٰ تربیت یافتہ فوج تیار کی۔ وہ جانتا تھا کہ کیسے کھلی تنخواہ کے ذریعے ان کی حمایت اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا۔ 773ء میں عباسی خلیفہ کے نام سے جمعہ کے دن دیا جانے والا خط اس (عبدالرحمن) نے بند کر دیا۔ مگر اس نے اپنے لیے خلیفہ کا لقب منتخب نہ کیا۔ اور عبدالرحمن سوم تک اس کے جانشین "امیر" کے لقب پر مطمئن رہے۔ عبدالرحمن اول کی زیر نگرانی سپین وہ پہلا صوبہ تھا جس نے اسلام کے جانے مانے بااختیار خلیفہ کو رد کیا۔

With his realm consolidated, Abd-al-Rahman turned to the arts of peace, in which he showed himself as great as in the art of war. He beautified the cities of his domain, built an aqueduct for the supply of pure water to the capital, ordered the construction wall round it and erected for himself a palace and garden

outside Cordova in imitation of the palace built by an ancestor in north-eastern Syria. To his villa he brought water and introduced exotic plants, such as peaches and pomegranates. To a lonely palm-tree in his garden said to be the first imported from Syria, he addressed some tender verses of his own composition.

اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے کے بعد عبدالرحمن فنونِ لطیفہ کی طرف متوجہ ہوا جس میں اس نے خود کو جنگی کاموں کی طرح، عظیم ثابت کیا۔ اس نے اپنی حدود کے علاقوں کو خوبصورت بنایا۔ دار لحکومت کو صاف پانی کی فراہمی کے لیے زیر زمین پانی کی نہر بنوائی۔ دار لحکومت کے گرد دیوار کی تعمیر کا حکم دیا۔ اور اپنے آباؤ اجدادِ کے تیار کردہ شمال مشرقی شام میں ایک محل کی طرز پر قرطبہ (Cordova) کے باہر اپنے لیے ایک محل اور باغ تعمیر کروایا۔ اپنے اس (Villa) حویلی میں اس نے پانی کا بندوبست کیا اور آڑو اور انار جیسے غیر ملکی پودے متعارف کروائے۔ اپنے باغ میں کھجور کے ایک تنہا درخت جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شام سے درآمد شدہ پہلا درخت تھا، کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے نازک اشعار کہے تھے۔

Two years before his death in 788 Abd-al-Rahman founded the great Mosque of Cordova as a rival to the two mosques of Islam in Jerusalem and Makkah. Completed and enlarged by his successors, it soon became the shrine of western Islam. With its forest of stately columns and its spacious outer court, this noble structure, transformed into a Christian cathedral in 1236, has survived to the present day under the popular name "La Mezquita," the mosque. Besides the great mosque the capital could already boast a bridge, over the Guadalquivir (corrupted from an Arabic name meaning "the great river"), later enlarged to seventeen arches. Nor were the interests of the founder of the Umayyad regime limited to the material welfare of his people. In more than one sense he initiated the intellectual movement which made Islamic Spain from the ninth to the eleventh centuries one of the two centres of world culture.

اپنی موت سے دو سال پہلے 788ء میں عبدالرحمن نے مکہ اور یروشلم میں اسلام کی دو مساجد کے برابر قرطبہ کی عظیم مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کے جانشین کے ذریعے مکمل ہونے والی اور توسیع پانے

والی یہ مسجد بہت جلد مغرب کے لیے اسلام کی ایک مقدس جگہ بن گئی۔ اپنے شاندار ستونوں کے جنگل اور کشادہ بیرونی صحن والی اس عظیم عمارت کو 1236ء میں عیسائی گرجاگھر میں تبدیل کیا گیا تھا۔ جو آج بھی لامیز کیٹا(La Mezquita) (یعنی) مسجد کے مقبول نام سے باقی ہے۔ اس عظیم مسجد کے علاوہ، دارالخلافہ پہلے ہی ایک پل رکھنے پر اترا سکتا تھا جسے گوادالکویر (جو عربی لفظ "بڑا دریا" کے معنی کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے) دریا پر تعمیر کیا گیا تھا۔ جس کو بعد میں سترہ محرابوں تک توسیع دی گئی۔ امیہ سلطنت کے بانی کی توجہ صرف لوگوں کی مادی فلاح تک محدود نہ تھی۔ کئی لحاظ سے اس نے عالمانہ تحریک کی بنیاد رکھی جس نے نویں سے گیارھویں صدی تک اسلامی سپین کو دو عالمی ثقافتی مراکز میں سے ایک کا درجہ دیئے رکھا۔

Caliph Abd-al-Rahman's court was one of the most glorious in all Europe. It received envoys from the Byzantine emperor as well as from the monarchs of Germany, Italy and France. Its seat, Cordova, with half a million inhabitants, seven hundred mosques and three hundred public baths, yielded in magnificence only to Baghdad and Constantinople. The royal palace, named al-Zahra, with four hundred rooms and apartments housing thousands of slaves and guards, stood northwest of the town overlooking the Guadalquivir River. Abd-al-Rahman started its construction in 836. Marble was brought from Numidia and Carthage; columns as well as basins with golden statues were imported or received as presents from Constantinople; and 10,000 workmen with 1,500 beasts of burden laboured on it for a score of years. Enlarged and beautified by later caliphs, al-Zahra became the nucleus of a royal suburb whose remains, partly excavated in and after 1910, can still be seen.

خلیفہ عبدالرحمن کا دربار پورے یورپ میں شاندار درباروں میں سے ایک تھا۔ یہاں بائی زن ٹائن (استنبول کا پرانا نام)، اٹلی، جرمنی اور فرانس کے شاہوں کے سفیر آیا کرتے تھے۔ اس کا مقام (دارالخلافہ کا مقام) قرطبہ، جس میں پانچ لاکھ رہائشی لوگ، سات سو مساجد اور تین سو عوامی غسل خانے تھے۔ (یہ جگہ) صرف بغداد اور قسطنطنیہ سے شان و شوکت میں کم تھا۔ شاہی محل جس کا نام "الزہرہ ــــ" تھا، اس میں چار سو کمرے اور اپارٹمنٹ تھے جن میں ہزاروں غلام اور محافظ

رہتے تھے۔ یہ شہر کے شمال مغرب میں واقع تھا جہاں سے گوادالکویر کے دریا کا منظر نیچے نظر آتا تھا۔ عبدالرحمن نے 836ء میں اس کی تعمیر شروع کی۔ سنگ مرمر Numidia اور Carthage سے، ستون اور تسلے (Basins) جن پر سنہری مجسمے کندہ تھے قسطنطنیہ سے یا تو درآمد کیے گئے یا تحفے میں ملے، دس ہزار کاریگروں نے پندرہ سو بوجھ اٹھانے والے جانوروں کے ساتھ بیس سال تک محنت کی۔ الزہرہ، جس کی بعد میں آنے والے خلفاء نے توسیع اور سجاوٹ کی۔ شاہی مضافاتی (اردگرد کے علاقے) کا مرکز بن گیا۔ اور جس کے کھنڈرات کو جزوی کھدائی 1910ء یا اس کے بعد میں بھی ہوئی، (اس کو) اب بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

In al-Zahra the caliph surrounded himself with a bodyguard of "Slaves" which numbered 3,750 and headed his standing army of a hundred thousand men. With their aid the caliph not only kept treason and brigandage in check but reduced the influence of the old Arab aristocracy. Commerce and agriculture flourished and the sources of income for the state were multiplied. The royal revenue amounted to 6,245,000 dinars, a third of which sufficed for the army and a third for public works, while the balance was placed in reserve. Never before was Cordova so prosperous, Andalusia so rich and the state so triumphant. All this was achieved through the genius of one man. He died at the ripe age of seventy-three. And he left a statement, we are told, which said that he had known only fourteen days of happiness.

الزہرہ میں خلیفہ پہرے دار غلاموں میں گھرا رہتا تھا جن کی تعداد 3750 تھی۔ اور جو اس کی ایک لاکھ فوج کا ہراول دستہ تھا۔ ان کی مدد سے خلیفہ نے نہ صرف سازشوں اور ڈاکہ زنی کو روکا بلکہ پرانی عرب افسر شاہی کے اثرات کو بھی کم کیا۔ تجارت اور زراعت نے ترقی پائی اور ریاست کی آمدنی کئی گنا بڑھی۔ شاہی آمدن 62,45,000 دینار تک ہو گئی اور اس میں سے تیسرا حصہ فوج کے لیے، ایک تہائی عوامی کاموں کے لئے کافی ہوتا۔ جبکہ باقی خزانے میں جاتا تھا۔ اس سے پہلے قرطبہ اتنا خوشحال اور اندلسیہ اتنا امیر اور ریاست اتنی کامیاب نہ تھی۔ یہ سب ایک آدمی کی ذہانت سے حاصل ہوا۔ وہ

73 سال کی پختہ عمر میں فوت ہوا۔ ہمیں بتایا گیا کہ اس نے ایک بیان چھوڑا جو یہ بتاتا ہے اس نے خوشی کے صرف چودہ دن دیکھے۔

As always, under any dynasty, sovereignty in the Muslim world, West or East, was unstable. In Spain the Umayyad dynasty kept the nominal rule from the time Abd-al-Rahman I imposed it; but by the time of the ascension of the next outstanding figure in the dynasty, Abd-al-Rahman III, in the year 912, civil disturbances and tribal revolts had reduced the Muslim state of Spain to the city of Cordova and its neighbourhood.

جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے، کسی بھی خاندان کے دور حکومت میں چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں، مسلم دنیا میں اقتدار ہمیشہ کمزور رہا ہے۔ جب عبدالرحمن اوّل نے سپین میں اپنی معمولی سی حکومت قائم کی، امیہ خاندان نے اسے سنبھالے رکھا مگر جب 912ء میں اسی خاندان کی اگلی اہم شخصیت عبدالرحمن سوم نے اقتدار سنبھالا تو اندرونی انتشار قبائلی بغاوتیں سپین کی مسلم ریاست کو قرطبہ کے شہر اور اس کے گردونواح تک محدود کر چکی تھیں۔

The third Abd-al-Rahman, like his illustrious predecessor, was a young man when he took office, being only twenty three: and like him also was a youth of intelligence and determination. One by one he reconquered the lost provinces, reduced them to order and administered them with sagacity and ability. His reign lasted for fifty years, from 912 to 961 an exceptionally long time for that day; it was signalized, politically, by the proclamation by the amir of himself as caliph. With him the Umayyad caliphate in Spain begins. His reign and that of his two immediate successors mark the height of Muslim rule in the West. In this period, roughly the tenth century, the Umayyad capital of Cordova took its place as the most cultured city in Europe and, with Constantinople and Baghdad, as one of the three cultural centres of the world. With its one hundred and thirteen thousand homes, twenty-one suburbs, seventy libraries and numerous book shops, mosques and palaces it acquired international fame and inspired awe and admiration in the hearts of travellers. It enjoyed miles of paved streets illuminated by lights from the bordering houses, whereas "seven hundred years after this time there was not so much as one public lamp in London," and "in Paris, centuries

subsequently, whoever stepped over his threshold on a rainy day stepped up to his ankles in mud." Whenever the rulers of Leon, Navarre or Barcelona needed a surgeon, an architect, a master singer, or a dress-maker, it was to Cordova that they applied. The fame of the Muslim capital penetrated to distant Germany, where a Saxon nun styled it "the jewel of the world".

عبدالرحمن سوم نے جب اقتدار سنبھالا تو وہ اپنے نامور پیش رو (پہلے گزر جانے والا) کی طرح جوان تھا۔ صرف 23 سال کا نوجوان، اور اسی طرح کا ذہین اور پر عزم تھا۔ ایک ایک کر کے اس نے ہارے ہوئے صوبوں کو دوبارہ فتح کیا، انہیں اپنے کنٹرول میں لے آیا اور عقلمندی اور صلاحیت سے وہاں کا نظام چلایا۔ اس کا دور حکومت 912ء سے 961ء، 50 سال تک رہا جو اس دور کے لحاظ سے ایک غیر معمولی طور پر لمبا عرصہ ہے۔ سیاسی طور پر اس دور کی اہم بات یہ تھی کہ "امیر" نے خود کو "خلیفہ" کہا۔ اس کے ساتھ ہی سپین میں امیہ کی خلافت کا آغاز ہوا اس کا دور حکومت اور اس کے بعد آنے والے جانشینوں کا دور حکومت مغرب میں مسلم حکمرانی کے عروج کی علامت ہے۔ بنو امیہ کا دارالخلافہ قرطبہ، یورپ سے زیادہ تہذیب والا شہر تھا۔ اور قسطنطنیہ اور بغداد کے ساتھ، دریا کے تین بڑے ثقافتی مراکز میں سے ایک تھا۔ ایک لاکھ تیرہ ہزار مکانات، اکیس ملے ہوئے اضلاع، ستر لائبریریوں، بے شمار کتب خانوں، مساجد اور محلات کی وجہ سے اس شہر نے بین الاقوامی شہرت حاصل کی اور یہ سیاحوں کے دلوں میں تعریف اور تعظیم کے جذبات جگا دیتا تھا۔ اس میں میلوں لمبی پکی گلیاں جو دونوں اطراف کے گھروں سے آنے والی روشنیوں سے جگمگاتی تھیں۔ اس دور کے سات سو سال بعد بھی لندن میں ایک بھی پبلک لیمپ نہ تھا اور صدیوں بعد بھی پیرس میں کسی بارش والے دن کوئی گھر کی چوکھٹ سے باہر قدم رکھتا تو وہ ٹخنوں تک کیچڑ میں دھنس جاتا تھا۔ Barcelona, Navorre, Leon کے حکمرانوں کو جب کبھی کسی سرجن، معمار (مستری)، ماہر گلوکار یا لباس تیار کرنے والے کی ضرورت پڑتی تو یہ قرطبہ ہی تھا جس سے وہ درخواست کرتے تھے۔ اس مسلم دارالخلافہ کی شہرت دور جرمنی تک جا پہنچی جہاں ایک سیکسن راہبہ (چرچ میں خدمت بجالانے والی) نے اسے "دنیا کا نگینہ" کا نام دیا۔

Spain under the caliphate was one of the wealthiest and most thickly populated lands of Europe. The capital boasted some

thirteen thousand weavers and a flourishing leather industry. From Spain the art of tanning and embossing leather was carried to Morocco and from these two lands it was brought to France and England, as the word morocco indicates. Wool and silk were woven not only in Cordova but in Malaga, Almeria and other centres. The raising of silk worms, originally a monopoly of the Chinese, was introduced by Muslims into Spain, where it thrived. Almeria also produced glassware and brass work. Paterna in Valencia was the home of pottery. Jean and Algarve were noted for their mines of gold and silver, Cordova for its iron and lead and Malaga for its rubies. Toledo, like Damascus, was famous all over the world for its swords. The art of inlaying steel and other metals with gold and silver and decorating them with flower patterns, an art introduced from Damascus, flourished in several Spanish and other European centres.

خلافت کے دوران سپین یورپ کا سب سے امیر اور گنجان آباد ممالک میں سے ایک تھا۔ دارالخلافہ کوئی تیرہ ہزار جولاہے، اور ایک شاندار چمڑے کی صنعت رکھنے پر اتراتا تھا۔ چمڑے رنگنے اور اس پر ابھرے ہوئے بیل بوٹے بنانے کا فن سپین مراکش پہنچا۔ اور انہی دو ملکوں سے یہ فرانس اور برطانیہ پہنچا، جیسا کہ لفظ "مراکو" ظاہر کرتا ہے۔ اون اور ریشم نہ صرف قرطبہ بلامالاگا، ازمیریا اور دوسرے مراکز میں بھی بنی جاتی تھی۔ ریشم کے کیڑے پالنا جو چین کی اجارہ داری لگتی ہے، مسلمانوں نے اسے سپین میں متعارف کروایا۔ جہاں اس نے خوب ترقی کی۔ المیریا شیشے اور پیتل کا سامان تیار کرتا تھا۔ Jean اور Algarve سونے اور چاندی قرطبہ لوہے اور سیسے اور مالاگا جواہرات کی وجہ سے مشہور تھا۔ Teldo دمشق کی طرح پوری دنیا میں اپنی تلواروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ سٹیل اور دوسری دھاتوں پر سونے اور چاندی کا چڑاؤ، اور ان پر پھولوں کی کندہ کاری کا فن دمشق سے آیا تھا اور بہت سے یورپی اور سپین کے مراکز میں پھلا پھولا۔

The Spanish Arabs introduced agricultural methods practised in Western Asia. They dug canals, cultivated grapes and introduced, among other p'ants and fruits, rice, apricots, peaches, pomegranates, oranges, sugar-cane, cotton and saffron. The south-eastern plains of the peninsula, especially favoured by climate and soil, developed important centres of rural and urban activity. Here wheat and other grains, as well

as olives and other fruits, were raised by a peasantry who worked the soil on shares with the owners.

This agricultural development was one of the glories of Muslim Spain and one of the Arabs' lasting gifts to the land, for Spanish gardens have preserved to this day a "Moorish" character. One of the best-known gardens is the Generalife - a word which comes from the Arabic, Jannat al'-arif, "the inspector's paradise." This garden, "proverbial for its extensive shades, falling waters and soft breeze," was in the form of an amphitheatre and irrigated by streams which, after forming numerous cascades, lost themselves among the flowers, shrubs and trees represented today "by a few gigantic cypresses and myrtles.

سپین کے عربوں نے یہاں مغربی ایشیاء میں رائج زرعی طریقے متعارف کروائے۔ انہوں نے نہریں کھودیں، اور انگور اگائے اور دوسرے پودوں اور پھلوں کے ساتھ چاول، خوبانیاں، آڑو، انار، سنگترے، گنا، کپاس اور زعفران متعارف کروائے۔ جزیرہ نما کے جنوب مشرقی میدانوں نے جہاں آب و ہوا اور مٹی خاص طور پر موافق تھی، دیہی اور شہری سرگرمی کے اہم مراکز کو فروغ دیا۔ یہاں گندم اور دوسرے اناج اور اسی طرح زیتون اور دوسرے پھل ان کسانوں کے ذریعے اگائے جاتے تھے جو مالکوں کے ساتھ حصہ داری کی بنیاد پر کام کرتے تھے۔ یہ زرعی ترقی مسلم سپین کی عظمتوں میں سے ایک تھی اور یہ اس سرزمین پر عربوں کے باقی رہنے والے تحفوں میں سے ایک تھا۔ کیونکہ سپین کے باغات میں آج بھی Marish(عربوں والی) خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ سب سے مشہور باغ" جنرالائف" یہ لفظ عربی " جنت العارف " سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "صاحب نظر لوگوں کی جنت" "اپنے گھنے سایوں، پانی کی گرتی آبشاروں اور نرم ٹھنڈی ہواؤں کی بدولت مثالی" یہ باغ ایک سٹیڈیم کی شکل کا تھا۔ جس کی آبیاری ایسی ندیوں سے ہوتی تھی جو بے شمار آبشاریں بنانے کے بعد ان پھولوں، جھاڑیوں اور درختوں میں گم ہو جاتی تھیں جن کی نمائندگی آج سرو کے چند بڑے درخت اور خوشبودار جھاڑیاں کرتی ہیں۔

The industrial and agricultural products of Muslim Spain were more than sufficient for domestic consumption. Seville, one of the greatest of its river ports, exported cotton, olives and oil. The exports of Malaga and Jaen included saffron, figs, marble

and sugar. Through Alexandria and Constantinople, Spanish products found markets as far away as India and Central Asia. Especially active was the trade with Damascus, Baghdad and Makkah. The international nautical vocabulary of the modern world contains not a few words which testify to the former Arab supremacy on the seas—admiral, arsenal, average, cable.

سپین کی زرعی پیداوار ملکی استعمال کے لیے کافی سے بھی زیادہ تھی۔Saville اس کی سب سے بڑی بندرگاہوں میں سے ایک تھی جہاں سے کپاس، زیتون اور تیل برآمد کیا جاتا تھا۔ مالاگا اور Jean کی برآمدات میں زعفران، انجیر، ماربل اور چینی شامل تھے۔ اسکندریا اور قسطنطنیہ کے ذریعے سپین کی مصنوعات نے وسطی ایشیاء جیسی دور کی منڈیوں تک رسائی حاصل کی۔ دمشق، بغداد اور مکہ کے ساتھ تجارت بہت فعال تھی۔ جدید دنیا کی جہازرانی سے متعلق بین الاقوامی ذخیرہ الفاظ میں سے لفظ ایسے ہیں جو سمندروں پر عربی کی سابقہ برتری کی تصدیق کرتے ہیں۔ Cable, Averagwe, Arsenal, Admiral(یہ وہ چند الفاظ ہیں)

The government maintained a regular postal service. It modeled its coinage on Eastern patterns, with the dinar as the gold unit and the dirham as the silver unit. Arab money was in use in the Christian kingdoms of the north, which for nearly four hundred years had no coinage other than Arabic or French.

حکومت نے ڈاک کی خدمت مہیا کرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ اس نے سکہ بنانے میں مشرقی انداز کو نمونہ بنایا۔ جس میں دینار سونے کا اور درہم چاندی کا سکہ تھا۔ شمال کی عیسائی ریاستوں میں عرب کرنسی استعمال ہوتی تھی۔ جن کے پاس چار سو سال تک عربی یا فرانسیسی کرنسی کے علاوہ کوئی کرنسی نہیں تھی۔

The real glory of this period, however, lies in fields other than political. Al-Hakam, Abd-al-Rahman's successor, was himself a scholar and patronized learning. He was generous to scholars and established twenty-seven free schools in the capital mosque by Abd-al-Rahman III, rose to a place of preeminence among the educational Institutions of the world. It preceded both Al-Azhar at Cairo and the Nizamiyah of Baghdad, and attracted students, Christian and Muslim, not only from Spain but from other parts of Europe, Africa and Asia. Al-Hakam enlarged the mosque which housed the university, conducted

water to it in lead pipes and decorated it with mosaics brought by Byzantine artists. He invited professors from the East to the university and set aside endowments for their salaries.

تاہم اس دور کی اصل شان سیاست کے علاوہ دوسرے میدانوں کی وجہ سے ہے۔ عبدالرحمن کا جانشین الحاکم تھا جو خود ایک عالم تھا اور علم کی سرپرستی کرتا تھا۔ عالموں کے ساتھ اس کا سلوک فراخدلانہ تھا اور اس نے دارالخلافہ میں 27 مفت تعلیم دینے والے سکول قائم کیے۔ اس کی قیادت میں قرطبہ کی یونیورسٹی جس کی بنیاد عبدالرحمن سوئم نے جامع مسجد میں رکھی تھی، نے دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں اپنا خاص مقام حاصل کیا۔ یہ قاہرہ کی الازہر اور بغداد کی نظامیہ، دونوں پر سبقت لے گئی۔ اور اس نے عیسائی اور مسلمان طلباء کو نہ صرف سپین بلکہ یورپ، افریقہ اور ایشیاء کے دوسرے حصے سے بھی اپنی جانب متوجہ کیا۔ الحاکم نے اس مسجد کی توسیع کی جس میں یہ یونیورسٹی تھی۔ اس میں سیسے کے پائپوں کے ذریعے پانی مہیا کیا اور Byzantine کے فنکاروں کی طرف سے لائی گئی کاشی کاری سے اس کو سجایا۔ اس نے یونیورسٹی میں مشرق سے پروفیسر بلائے اور ان کی تنخواہوں کے لیے الگ فنڈ مختص کر دیا۔

In addition to the university, the capital housed a library of first magnitude. Al-Hakam was a lover of books; his agents ransacked the bookshops of Alexandria, Damascus and Baghdad with a view to buying or copying manuscripts. The books thus gathered are said to have numbered 400,00, their titles filling a catalogue of forty-four volumes, in each one of which twenty sheets were devoted to poetical works alone. Al-Hakam, probably the best scholar among Muslim caliphs, personally used several of these works; his notes on certain manuscripts rendered them highly prized by later collectors. In order to secure the first copy of the "Aghani," which Al-Isbahani, a descendant of the Umayyads, was then composing in Iraq, Al-Hakam sent the author a thousand dinars. The general state of culture in Andalusia reached such a high level at this time that the distinguished Dutch scholar Dozy went so far as to declare enthusiastically that "nearly everyone could read and write." All this when in Christian Europe only the rudiments of learning were known, and that chiefly by a few churchmen.

یونیورسٹی کے علاوہ دار الخلافہ میں ایک اعلیٰ درجے کی لائبریری بھی تھی۔ الحاکم کتابوں کا شیدائی تھا۔ اس کے آدمیوں نے کتابیں خریدنے یا ان کی نقل حاصل کرنے کے لیے اسکندریہ، بغداد اور دمشق کی دکانیں چھان ماری۔ اس طرح جمع کی گئی کتابوں کی تعداد چار لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ان کتابوں کے عنوانات کی فہرست 44 جلدوں پر مشتمل تھی۔ جس کی ہر ایک جلد میں صرف شاعرانہ کلام کے لیے 20 ورق رکھے گئے تھے۔ الحاکم جو شاید مسلمان خلفاء میں بہترین عالم تھا، نے ان میں سے بہت سی کتابوں کو خود پڑھا۔ خاص کتابوں پر اس کے لکھے گئے نوٹس نے انہیں بعد میں کتابیں اکٹھی کرنے والوں کے لیے بڑا گراں قدر بنا دیا۔ " آغانی" نامی کتاب کی جو کہ اس وقت الاسبحانی جو کہ امیہ خاندان میں سے تھا، عراق میں لکھ رہا تھا، (اس کی) پہلی نقل حاصل کرنے کے لیے الحاکم نے مصنف کو ایک ہزار دینار بھیجے۔ اس دور میں اندلسیہ میں تہذیب کی عام حالت ایک ایسے بلند معیار تک جا پہنچی کہ ایک ممتاز ڈچ (سکاٹ لینڈ کا) سکالر ڈوزی (Dozy) نے پرجوش انداز میں یہاں تک کہہ دیا" قریباً ہر شخص پڑھ لکھ سکتا تھا" یہ سب اس وقت کی بات ہے جب عیسائی یورپ میں علم کی بنیادی باتیں صرف چند خاص پادریوں کو معلوم تھیں۔

Solution of Exercise

Q1: Give an account of the early career of Abd-al-Rahman I, his dramatic escape and his adventures in Africa?

Ans: The story of his escape is dramatic. He was in a Bedouin camp on the left bank of the Euphrates River. One day when horsemen carrying the black standards of the Abbasids suddenly appeared. With his thirteen-year old brother, Abd-al-Rahman dashed into the river. The younger brother, evidently a poor swimmer, became frightened, heeded the reassurances shouted from the bank that he would be unharmed if he returned; and swam back. He was killed. The older boy kept on and gained the opposite bank.

Afoot, friendless and penniless, he set out south-westward, made his way after great hardships to Palestine, found one

friend there and set off again toward the west. In North Africa he barely escaped assassination at the hands of the governor of the province. Wandering from tribe to tribe, always pursued by the spies of the new dynasty, he finally reached Ceuta, five years late.

Q2: How did Abd-al-Rahman deal with the governor appointed by the Abbasid caliph to contest his rule?

Ans: The Abbasid caliph in Baghdad appointed a governor of Spain to contest his rule; two years later that caliph received a gift from Abd-al-Rahman: the head of his governor preserved in salt and camphor and wrapped in a black flag and in the letter of appointment. "Thanks be to Allah for having placed the sea between us and such a foe!" was the caliph's fervent rejoinder.

Q3: What did the Abbasid caliph say on receiving the head of his governor?

Ans: The Abbasid caliph in Baghdad appointed a governor of Spain to contest his rule; two years later that caliph received a gift from Abd-al-Rahman: the head of his governor preserved in salt and camphor and wrapped in a black flag and in the letter of appointment. "Thanks be to Allah for having placed the sea between us and such a foe!" was the caliph's fervent rejoinder.

Q4: What did Abd-al-Rahman do to make himself strong and to beautify his capital?

Ans: To make him strong, Abd-al-Rahman developed a well disciplined army of 40,000 or more Berbers. He beautified the cities of his domain by planting beautiful trees. He built an aqueduct to supply water to the cities. He constructed a place, a wall around it and a garden near it. In short, he left no stone unturned to beautiful his country.

Q5: Give an account of the all-round progress made by the Arabs under Abd-al-Rahman III.

Ans: Under the caliphate of Abd-al-Rahman III, Spain became the wealthiest land of Europe. Leather, wool, silk and all other industries roused to their highest status, whenever the European rulers needed a surgeon, on architect, a master singer, or a dress maker, they applied to Spain the Spanish Arabs introduced agricultural methods practiced in western Asia. The industrial development also touched its peak.

Q6: What did Al-Hakam do to promote learning and scholarship in his kingdom?

Ans: Al-Hakam was the lover of knowledge and learning. He established free school, enlarged the mosque which housed the university of Cordova. He invited professors from the east and paid them high salaries. He managed to gather 400,000 books and built a large library.

Additional Questions Answers

Q1: Account for the agricultural development in Muslim Spain?

Ans: This agricultural development was one of the glories of Muslim Spain and one of the Arabs' lasting gifts to the land, for Spanish gardens have preserved to this day a "Moorish" character. One of the best-known gardens is the Generalife - a word which comes from the Arabic, Jannat Al'-arif, "the inspector's paradise." This garden, "proverbial for its extensive shades, falling waters and soft breeze," was in the form of an amphitheatre and irrigated by streams which, after forming numerous cascades, lost themselves among the flowers, shrubs and trees represented today' by a few gigantic cypresses and myrtles.

Q2: What was the educational condition of Muslim Spain?

Ans: The general state of culture in Andalusia reached such a high level at this time that the distinguished Dutch scholar Dozy went so far as to declare enthusiastically that "nearly everyone could read and write." All this when in Christian Europe only the rudiments of learning were known, and that chiefly by a few churchmen.

Multiple Choice Questions

1. The Umayyad dynasty in Damascus was over thrown in 750A.D. the underlined word can be replace by

A. Equal B. Fair C. Eagle- like D. Sharp

2. Abdul-Rahman had sharp, aquiline features. The underlined word means

A. Equal B. Fair C. Eagle-like D. Sharp

3. Accession of the Abbasids to the caliphate was a sign of

A. Good fortune
B. General peace
C. Declaration of peace
D. Ruthless extermination

4. Choose the correct spelling

A. Amphithitear B. Amphitheatre
C. Amphetheatre D. Amphietheater

5. None of the meat is fit to eat. The underlined word is a/an

A. Indefinite pronoun B. Relative
C. Interrogative D. Personal

6. Ali, the famous singer, sings nicely. The underlined part is a/an

A. Adverb clause B. Appositive phrase
C. Adjective Clause D. None of these

7. God helps those, who help themselves. The underlined part is a/an

A. Main clause B. Subordinate clause
C. Adverb clause D. Coordinate clause

Answers:

1.A	2.C	3.D	4.B	5.A	6.B
7.B					